ہر چیز حضور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی رسالت جانتی ہے

{پھر فرمایا} ایک ایک روحانیت تو ہر ہر نبات ہر ہر جماد سے متعلق ہے اسے خواہ اس کی روح کہا جائے یا اور کچھ، وہی مکلّف ہے ایمان وتسبیح کے ساتھ۔ حدیث میں ہے:

مَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ	کوئی شی ایسی نہیں جو مجھے **اللّٰہ** کا رسول نہ جانتی
اِلَّا کَفَرَۃُ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	ہو سوائے بے ایمان جن اور آدمیوں کے۔

(المعجم الکبیر، الحدیث ٦٧٢، ج ٢٢، ص ٢٦٢)

انسان اور دیگر حیوانات میں فرق

عرض: پھر انسان اور دیگر حیوانات میں مَابِہِ الاِمْتِیَاز (یعنی جس کے ساتھ فرق معلوم ہو) کیا ہے؟

ارشاد: عقل ہے اور وہ ''تکالیفِ شرعیہ'' جو رکھی گئی ہیں اس پر اور وہ امانت ہے جس کو اٹھالیا انسان نے

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ	بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور
وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا	زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے
وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ	سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھالی
اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ	بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا
(پ ٢٢، الاحزاب: ٧٢)	نادان ہے۔

ہر شے سننے اور سمجھنے کی قوت رکھتی ہے

عرض: حضور والا وہ امانت کیا تھی؟

ارشاد: اس میں اختلاف ہے۔ علماء فرماتے ہیں وہ عشقِ الٰہی ہے۔

{پھر بیانِ سابق کی طرف توجہ فرمائی فرمایا} علماء فرماتے ہیں جو ان (یعنی جمادات وحیوانات) کے سمع وادراک (یعنی سننے اور سمجھنے کی قوت) پر ایمان نہ لائے اس کے ایمان میں نقص (یعنی خرابی) ہے۔ یہ سب ایمان لائے ہیں حضور پر (صلی اللہ تعالی علیہ

آنکھوں سے دیکھا تو دل نے اس کی تصدیق کی کہ آنکھیں جو کچھ دیکھ رہی ہیں یہ ایک حقیقت ہے۔ واقعی یہ جبرئیل ہے جو اپنی اصلی صورت میں نظر آرہا ہے۔ یہ نظر کا فریب تو نہیں۔ نگاہوں نے دھوکا نہیں کھایا کہ حقیقت کچھ اور ہو اور نظر کچھ اور آرہا ہو۔ ہر شخص کو کبھی نہ کبھی اس صورت حال سے ضرور واسطہ پڑا ہو گا کہ آنکھوں کو تو کچھ نظر آرہا ہے، لیکن دل اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ فرمایا جارہا ہے کہ یہاں ایسی صورت حال نہیں ہے آنکھیں جبرئیل کو دیکھ رہی ہیں اور دل تصدیق کر رہا ہے کہ واقعی یہ جبرئیل ہے۔ دل کو یہ عرفان اور ایقان کیونکر حاصل ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شیطان کی وسوسہ اندازیوں اور نفسانی شکوک و شبہات سے بالکل محفوظ رکھتا ہے، جس طرح ان کو منجانب اللہ اپنی نبوت پر یقین محکم ہوتا ہے، اس بارے میں انہیں قطعاً کوئی تردد نہیں ہوتا، اسی طرح ان پر جو وحی اتاری جاتی ہے، جو فرشتے ان کی طرف بھیجے جاتے ہیں، جن انوار و تجلیات کا انہیں مشاہدہ کرایا جاتا ہے، ان کے بارے میں انہیں ذرا تردد نہیں ہوتا۔ یہ علم اور یقین اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں عطا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کا یقین حسب مراتب انسانوں، بلکہ حیوانات کو بھی مرحمت ہوتا ہے ہمیں اپنے انسان ہونے کے بارے میں قطعاً کوئی تردد نہیں۔ بطخ کے بچے کو انڈے سے نکلتے ہی یہ عرفان بخشا جاتا ہے کہ وہ پانی:

جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

تُمٰارُوْنَ الْمِرَاء سے ماخوذ ہے۔ ا
مِنَ الْمِرَاءِ وَهُوَ الْمُجَادَلَةُ یعنی اے کفار، تم میر
کا مشاہدہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے کیا ہے۔ یہ
تم تو اس بات پر جھگڑ رہے ہو کہ میرے رسول
حالانکہ انہوں نے جبرئیل کو دوسری مرتبہ بھی دیکھا
دوسری بار دیکھنے کی جگہ کا ذکر فرمایا جارہا ہے
سِدْرَةٌ عربی میں بیری کے درخت کو کہتے
سرحد۔ اس کا لفظی ترجمہ یہ ہو گا کہ بیری کا وہ در
اس کے بارے میں کتاب و سنت میں جو کچھ ہے۔
درخت کیسا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس کی ش
ہمیں ان کی ماہیت معلوم نہیں اور نہ ان کی ماہیت